قصیدہ در مدح علی مرتضیٰ علیہ السلام

سید الشعراء مولانا سید محمد حسن سالکؔ مرحوم

ساتھ دیوانوں کے درد و غم کا افسانہ چلا
شمع کے شعلے ہوئے اونچے وہ پروانہ چلا

ہر بگولے میں سمٹ کر ہو کے مانوس جنوں
ساتھ دیوانے کے ویرانے کا ویرانہ چلا

اپنی آنکھوں سے طلسم رنگ عالم دیکھ کے
جو تھا دیوانہ رہا اور جو تھا فرزانہ چلا

اس قدر دوری پہ بھی ہے انتہائے قرب یہ
تیرا نام آیا جہاں پر میرا افسانہ چلا

ہوشیار آنکھوں سے موسیٰؑ وقت نظارہ ہے اب
جھلکے پردوں سے جمال روئے جانانہ چلا

شمع محفل کی خطا کیا دل میں اتنی آگ تھی
خود ہی لو دیتا ہوا شعلوں پہ پروانہ چلا

گل ہنسے، غنچے کھلے، چٹکی کلی سنکی ہوا
چاک دامن جب چمن سے مجھ سا دیوانہ چلا

میکدے میں چال ایسی تیرا مستانہ چلا
ایک پیمانے پہ کیا ہے سارا میخانہ چلا

تیرے جلوے دیکھتے ہی اے اماموں کے امام
بت گرے سجدوں میں کعبے سے صنم خانہ چلا

بخشی سائل کو انگوٹھی اے سخی ابن سخی
سجدۂ خالق میں بھی فیض کریمانہ چلا

ایک ہے ذوق عبادت یوں تو کہنے کے لئے
اک طرف کعبہ چلا، اک سمت بت خانہ چلا

میکدے کا در کھلا، ساقی کا افسانہ چلا
یا علیؑ کہتا ہوا ہر دل کا پیمانہ چلا

مسکرا کر آج دیوار حرم کیا کہہ گئی
قلب مومن پیش احمدؐ لے کے نذرانہ چلا

بس نہیں زور جوانی کا کہ چومے انگلیاں
کلۂ اژدر پہ ایسا زور طفلانہ چلا

مناقب

مدح علیؑ

ادیبہ بنت زہراء نقوی ندیؔ الہندی صاحبہ
معلمۂ جامعۃ الزہراء، تنظیم المکاتب بڑا باغ لکھنؤ

کعبہ میں ولادت ہوئی ہے آج علیؑ کی
پہلی ہے یہ معراجوں میں معراج علیؑ کی

اللہ کا جب ہاتھ انہیں مان لیا ہے
پھر مانئے دنیا یہ ہے محتاج علیؑ کی

گر عدل علیؑ دیکھیں برہمن بھی تو کہہ دیں
سنسار میں گر جے ہو تو مہراج علیؑ کی

حاجت نہیں ہے تخت کی اور تاج کی ان کو
چوکھٹ پہ پڑے رہتے ہیں خود تاج علیؑ کی